نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ — قیمت سالیانہ معہ محصول ۲ روپے

نمبر ۳۵ - جلد ۴ — لودیانہ ۳۱ - اگست سنہ ۱۸۷۶ع — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

نئی کتابیں

جو قصص رنگین اور حکایات دل گزین سے معمور ہیں قیمت جنکی خریدار کے لئے سہ رنگ بلا محصول اور زیادہ سہر سے معہ محصول ہے جن جن صاحبوں کو خریدنا کتب مذکور کا منظور ہو زر قیمت بھیجکر صاحب مہتمم مشن پریس لودیانہ سے منگالیں +

نام کتاب	تعداد صفحہ	قیمت
مطلع نور	۱۳۴	۴ر
ہدایت الدنیا	۱۲۷	۴ر
کلیوں و میا کا قصہ	۱۰۵	۲ر
دلچسپ کہانیاں	۳۵	۳ پائی
مالا کہانی	۲۴	۳ پائی
سلاطین کی حکایت	۳۶	۳ پائی
ملکہ کی حکایت	۲۰	۱ پائی
شاہزادہ کی حکایت	۲۲	۱ پائی
بگڑے لڑکے کی حکایت	۱۵	۱ پائی
مرغی اور اسکے بچوں کی حکایت	۲۰	۱ پائی
گنگچھوں کی حکایت	۱۸	۱ پائی
جنم کنڈلی	۲۰	۱ پائی
کاذبونکا قصہ	۱۵	۱ پائی

غزل

عبث ہستی پہ نازاں ہو کے غافل - محو ہستی ہے
نہیں واقف - کہ ہستی خود تیری غفلت پہ ہنستی ہے
مسافر خانۂ دنیا سے ہے بے شک سفر سب کو
قیام اس میں کہاں - بستی یہ مہمانوں سے بستی ہے
دل - و جاں بیچ کر کچھ آخرت کا جلد سودا کر -
یہہ جنس بے بہا گر یوں بھی ہاتھ آئے تو سستی ہے
جنھیں تاج زری - اور تخت طاؤس میسر تھا -
اب انکی قبر پر رونق تو کیا - وحشت برستی ہے -
ابھی تک فکر عقبیٰ کچھ نہیں ہے - تجھکو او غافل -
یہہ کیا نخوت - یہہ کیا غفلت - یہہ کیا عشرت پرستی ہے

نور افشاں

حضور گورنر جنرل کشور ہند نے اعلان مندرجہ ذیل برائے انعقاد دربار دہلی کے مشتہر فرمایا ہے کہ چونکہ میں وئیسرائے و گورنر جنرل ہندوستان ہوں لہذا واسطے اطلاع صاحبان گورنر و منتظمان و شاہزادگان و رؤسا و سرداران و باشندگان ہند کے بموجب ایکٹ مجوزہ امپیریل پارلیمنٹ گریٹ برٹن و ایرلینڈ جو ستائیسویں دن ماہ اپریل ۱۸۷۶ء کو مع ایک نتیجے اشتہار واقع دربار ونزد مورخہ ۲۸ - اپریل ۱۸۷۶ء انتالیسویں سال تخت نشینی جناب ملکہ معظمہ سے منظور ہوا اور میرے پاس صاحب آنریبل سکرٹری آف اسٹیٹ ہند نے ہمراہ اپنی چٹھی نمبری ۰ مورخہ ۱۳ جولائی ۱۸۷۶ء کے بھیجا میں عام طور سے اشتہار بعد ثبت کرنے اپنی مہر و دستخط کے دیتا ہوں کہ میرا ارادہ ہے کہ یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو ایک عظیم الشان دربار دہلی میں کروں - یہہ دربار شہنشاہانہ طور سے ہوگا تا کہ عام ہندوستان میں جناب ملکہ معظمہ کی رعایا پر یہہ بات

ظاہر کیجاوے کہ کن مہربانیوں اور عنایت آمیز خیالات سے جناب ملکہ معظمہ نے شہنشاہ ہند کا خطاب لیا ہے۔ یہہ خطاب اس غرض سے لیا گیا ہے کہ خاص تعلق جناب ملکہ معظمہ کا ہندوستان سے معلوم ہو اور یہہ بات بھی ظاہر ہو جاوے کہ جناب ملکہ معظمہ کو شاہزادوں و رعایائے ہندوستان پر کسقدر بھروسہ ہے۔ اس دربار میں میرا ارادہ ہے کہ صاحبان گورنر و صاحبان لفٹنٹ گورنر و منتظمان اور اور افسران سرکاری کو جہاں کہ جناب ملکہ معظمہ کی عملداری ہے طلب کروں اور روسا و شاہزادگان و سرداران جو قدیمی خاندان کے ہیں اور جنہوں نے ہندوستان میں سرکار کی اعانت کی ہے اور وہ لوگ جو اس لایق ہونگے کہ انکی وجہ سے عظمت و شان ملک کی دوچند ہو وہ بھی آوینگے۔ میں باجلاس کونسل حکم مناسب جاری کرونگا جو یادگار تاریخی ہوں اور قابل یادگاری اس موقع کے کہ وہ اپنی محبت ظاہر کریں جو انکو گورنمنٹ جناب ملکہ معظمہ سے ہو اور ہر شخص کو موقع ملے کہ اپنے مذاق کے موافق خوشی ظاہر کرے اور مناسب طور سے اپنی فرمانبرداری ظاہر کرے +

— بلغاریہ میں جو ظلم و ستم ترکوں نے عیسائیوں پر کیا ہے اُس کے بارہ میں سر ہنری ارلیٹ صاحب سفیر انگلستان نے اپنی غمخواری ظاہر کی جبکہ ۱۱ اگست کو لنڈن میں ایک جلسہ ہوس کامنز کا ہوا جس میں بہت سے ممبر موجود تھے اُنہوں نے اُس بیرحمی پر بڑا افسوس ظاہر کیا اور کہا کہ ترکوں کے ایسے حرکات کا ذمہ وار گورنمنٹ کو خود ہونا پڑیگا اور مسٹر ڈزرلی صاحب نے فرمایا کہ اہالیان انگلستان ترکی کی معاون و مددگار نہیں ہیں +

اب اخبار رفاہ پنجاب کے ایڈیٹر صاحب کو جو عیسائیوں کی نسبت تحریر فرماتے ہیں کہ ترک تو ہرگز عیسائیوں پر ظلم نہیں کرتے ہندوستان کے متعصب عیسائی یوں ہی واویلا مچاتے ہیں ذرا دیکھنا چاہئے کہ سفیر انگلستان نے آیا ترکوں کا ظلم بیان کیا یا عیسائیوں کا۔ افسوس کہ بعض لوگ جو خود متعصب ہیں اپنے گریبان میں منہہ ڈالکر نہیں دیکھتے کہ ہم کیسے ہیں اور یہہ تو ہر کوئی جانتا ہے کہ جو دل میں بھرا ہے سو ہی منہہ پر آتا ہے پس معلوم ہوا کہ شاید حضرت خود ہی متعصب ہیں جو غیروں کو متعصب سمجھتے ہیں +

خدا کا قہر اور غضب اُس قوم پر نازل ہوگا جو ترکوں کے ظلم و ستم کی معاون و مددگار بنیگی اور واضح ہو کہ جب زنجبار کے ادنے ادنے غلاموں کے واسطے جہاز برائے مدد کے و غلامی کے پنجہ سے چھوڑانے کو بھیجے جاتے ہیں تو کیا رعایا روم جو نہایت مظلومی کی حالت میں ہے اُسکے واسطے ہمدردی نکیجاویگی +

— ترکی کی جنگ کی نسبت ابھی کوئی یہہ پیشگوئی نہیں کرسکتا کہ وہ جلد ختم ہو جاویگی کیونکہ طرفین سے بڑے زور شور کے ساتھہ لڑائیاں ہو رہی ہیں اور باغیوں کی جمعیت کم نہیں ہے اور اُن کے حملے بھی ایسے ویسے نہیں ہیں بلکہ وہ جان توڑ کر لڑ رہے ہیں اگرچہ باغیوں کی فتوحات کم ہوتی ہیں مگر تو بھی انکا جی نہیں چھوٹتا مثل جنگ اسپین کے جو ایک عرصہ تک رہی غالباً یہہ لڑائی بھی مدت تک ختم نہ ہوگی اور چونکہ وہ لڑائی ایک ملکی لڑائی تھی اور اس میں ملکی جنگ کے علاوہ مذہبی جنگ بھی شامل ہو گیا ہے اسواسطے خیال نہیں کیا جاتا کہ اس لڑائی کا خاتمہ جلد ہو جاوے +

— اخبار نور افشاں مطبوعہ ۶ اگست ۱۸۷۶ء میں از روئے تار برقی جو خبر سلطان مراد خان والے روم کے فوت ہونے کی مشتہر ہو چکی ہے اُسکو ناظرین اخبار غلط تصور فرماویں کیونکہ اب ہمکو از روئے اخبارات تحقیق معلوم ہو گیا ہے کہ سلطان مراد زندہ ہیں اور بیماری سے بھی صحت ہوتی جاتی ہے +

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹتا

بختیار کو سوئے ہوئے چھوڑکر وزیر علیکا دہلی چلے جانا

جب رات پڑی اور سب کے آرام کا وقت ہوا عمل گیارہ بند ہوا اور مسافر لوگ بستر جما اپنے اپنے ٹھکانے لگے تو وزیر علی کے دل میں آیا کہ اپنے ہمراز دوست سے تنہائی میں کچھ باتیں کرے دم دلاسا دیکے اُسکا حوصلہ بڑھائے اور اِدھر اُدھر کی باتیں سنا اُس کے کڑوڑے دلکو ڈھارس دے مگر وہ کچھ تو اپنی طبیعت کی ناسازی اور کچھ تنہائی کے خیالات کی بندش سے بالکل منتشر نہ ہوا غنودگی اُسپر ایسی غالب معلوم دیتی تھی کہ کئی دفعہ کے ہلانے سے کہیں ایکدفعہ آنکھہ جھپکا اور بار بار کے ہلانے کی تکلیف سے ہوں ہاں کر چھوڑا حیران ہو کر وزیر علی اپنے بستر پر آبیٹھا اور اُس کی تعجب کی حالت پر متاسف ہو کر اپنے دل میں سوچنے لگا کہ دیکھئے وقت کیا اور معاملہ کیا درپیش ہے اور یہہ بختیار کی یہہ صورت ایسا ڈرپھوک آدمی دنیا میں اور کوئی کاہیکو ہوگا میں تو سمجھے ہوئے تھا کہ زبانی اقوال کے مطابق یہہ شخص افعال بھی برجستہ رکھتا ہوگا مگر اب معلوم ہوا کہ میرا ارادہ بالکل غلطی پر تھا یہہ شخص گو بظاہر آدمی صورت ہے مگر دل اسکا عورات سے بھی گیا گذرا ہے الا سوری گٹھریوں کی بزدلکی تمثیلیں آگے زبانی سنا کرتے تھے اب اس شخص نے ہو بہو تصدیق کر دکھلائیں افسوس اسکے ساتھہ میرا او رگذارہ نہیں ہوسکتا اور نہ اسکی رفاقت سے میں اپنی جوانمردی میں بٹہ لگانا چاہتا ہوں علاوہ براین یہہ شخص ہر کس و ناکس کے آگے باتوں کا ایک دفتر کھول بیٹھتا ہے اور بے محابا جو کچھ منہہ پر آتا ہے کہتا چلا جاتا ہے لوگ ایک مفت کا



شغل سمجھکے پوچھتے پچھاتے چلے آتے ہیں اور اگر خواہ مخواہ اُس کو باتوں میں لگا لیتے ہیں اب میں جو میں بولوں تو کیا بولوں اور اگر بے اختیار کچھ کہہ بیٹھتا ہوں تو کوئی سنتا نہیں اور اگر سنتا ہے تو مانتا نہیں اور طرفہ یہہ کہ کالے گوروں کے سوا گفتگو اور کچھ بھی نہیں ہر چند اپنے آپ کے چھپانے میں کوشش کرتا ہوں مگر کسی طور چھپا نہیں رہ سکتا اب فکر یہہ ہے کہ اگر میری رازداری اُن لوگوں کے ساتھ جو اب دہلی میں برہم فساد میں کہیں ظاہر ہو جاوے تو پھر میرا کہاں ٹھکانہ ہے اس پردیس کی حالت میں کون میرا سفارشی ہو سکتا ہے اور کون میری جان کا محافظ بہتر یہہ ہے کہ جھٹ یہاں سے ڈیرا کوچ کروں اور فرصت کو غنیمت سمجھکر اُنہیں میں جا ملوں جو میرے ہم خیال اور ہمراز ہیں اور اُنہیں کی بھلائی اور برائی میں شریک ہوؤں جو میری رنج و راحت کے شریک ہیں بموجب اس مشہور مقولہ کے کہ ہمہ یاران دوزخ و ہمہ یاران بہشت توکلت علے اللہ دہلی کی راہ لوں اور جو کچھ خدا کی مرضی ہو اُسپر قناعت کرکے دوستوں کی خوشی میں خوش اور اُنہیں کے غم میں مغموم رہوں اور بالفرض اگر میری موت ہی آچکی ہے تو اُنہیں میں مرنا باعث نجات سمجھوں کہ پائے در زنجیر پیش دوستاں - بہ کہ با بیگانگاں در بوستاں - اب غور طلب امر صرف یہہ ہے کہ آیا بختیار کو بھی اپنے ساتھ لوں یا اکیلا تن تنہا چل نکلوں ظاہرا تو یہہ آدمی آگے جانیوالا نظر نہیں آتا اور بالفرض اگر چلے بھی تو میرا اُسکا نباہ مشکل ہے اسکی رفاقت نہ صرف اُن لوگوں میں میری تضحیک کا باعث بلکہ اسیطرح میری جان کے نقصان کا سبب ہے کیونکہ اسکی بات بات سے عیسائیت ٹپکتی ہے اور کفار کا ایسا طرفدار کہ ہر وقت اُنہیں کی خیرخواہی کا دم بھرتا ہے اب وہ پکے مسلمان بانکے ہند و جنہوں نے دین کی خاطر اپنا جان و مال ہتیلی پر رکھا ہوا ہے اسکی باتیں سنکر کہاں خاموش رہینگے اور اسکے کفر کے کہاں تک متحمل ہوں گے بہتر یہہ ہے کہ اُسکو یہانہی سوتا چھوڑ بے خبر چلا جاؤں اور ایسے مخالف الرائے رفیق کی صحبت سے نجات پاؤں انبالہ خود اُسیکا ملک ہے اور وہ بہر حال اپنے گھر پہونچ ہی جائیگا اور جب اپنے خویش و اقارب یا دوست آشناؤں سے ملیگا تو عجب نہیں کہ بار بار ہمارا ہی مذکور زبان پر لاویگا مگر خدا کرے یہہ تذکرہ کسی ایسے آدمی کے کان تک نہ پہونچے جو مجھکو ڈھونڈ ڈھانڈ اور پہچان کے میری جان اور میرے خانمان کے نقصان کا باعث ٹھہرے غرض اُسی صبح چلنے کا قصد باندھ کے اُس نو وارد مسافر کو جسکی چارپائی کچھ فاصلہ پر بچھی ہوئی تھی آہستہ آہستہ جا جگایا اور اپنے روانگی کے ارادہ سے آگاہ کیا اُنہیں باتوں میں رات بہت گذر گئی دونوں کچھ سوئے اور کچھ نہ سوئے محض سرا کا دروازہ کھلنے کی راہ تاکتے رہے اور جیوں ہی چوکیدار نے دروازہ کھلنے کی آواز دی تیوں ہی اُٹھ کر دونوں دبے پاؤں سرا سے باہر ہوئے اور دہلی کی راہ لیکے اُسیکے خیال اور اُسیکے تذکرہ میں بڑی چالاکی کے ساتھ روانہ ہوئے بختیار اور پنڈت ایسے بیخبر سوئے تھے کہ اُن کو کچھ خبر نہ تھی - باقی آئندہ

غرورِ عقل

ایک نفس عقل کا غرور ہے یہہ بھی سخت دشمن انسان کا ہے جسکا مارنا واجب ہے یعنے خدا کے کلام پر بے تامل اعتقاد کرنا چاہئے عالموں اور داناؤں میں یہہ نفس بہ نسبت جاہلوں اور نادانوں کی قوی تر ہوتا ہے وے اور نفسوں کو مارنا آسان سمجھتے ہیں پر عقل کو اعتقاد پر قربان کرنا محال جانتے ہیں اگرچہ خدا کوئی امر عقل کے برخلاف ہمارے اعتقاد سے طلب نہیں کرتا کیونکہ جو باتیں اُس نے فرمائی ہیں سو اچھی اور مفید ہیں لیکن بعضی چیزیں ایسی بھی ہیں جو ہماری عقل کی پہنچ سے بعید ہیں نہیں برخلاف عقل کے جانکر آدمی نہیں مانتے - پولوس کہتا ہے کہ ہم خدا کی حکمت کے بھید کی تعلیم دیتے ہیں تم اُنھیں عقل کے برخلاف جانکر انکار نہ کرو اور نہ کہو کہ یے چیزیں کسطرح ہو سکتی ہیں بلکہ تمھیں مناسب ہے کہ خدا کا فرمودہ جانکر بلا تامل اُنھیں مانو کیونکہ جب تم نے عقل کو دخل دیا تو ایمان فوت ہوا - پر اگر کوئی کہے کہ بدون تحقیقات کے ہر ایک بات کا مان لینا نامناسب ہے اور خدا نے بھی ایسا نہیں فرمایا ہے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ حقیقت میں ایسا ہی ہے ان دونوں باتوں میں پختہ لحاظ چاہئے کہ ایک امر عقل کے برخلاف ہوتا ہے اور ایک عقل کی پہنچ سے زیادہ اسی طرح ایک کلام کو صحیح کرکے مان لینا اور ایک بدون کلام کے اپنے خیال سے کسی بات کو مان رکھنا پس اوّل چاہئے کہ خدا کے کلام کا ثبوت تلاش کرے جسکو خدا نے عقل بخشی ہے اُس کو ہرگز مناسب نہیں کہ بغیر سراغ جوئی اور صحت کے کسی کتاب کو کلام الٰہی جانکر مان لیوے یا کسی مسئلہ کو جو کلام میں نہیں لکھا صحیح جان لیوے لیکن جب اچھی طرح کا قرار واقعی ثبوت جس میں عقل کو جگہہ شک اور شبہ کی نہ رہے ہو جاوے تو بعد اُسکے اُس کلام میں اگر کوئی بات ایسی ہو جو ہمارے خیال سے بعید ہو تو اُس کو مان لینا اعتقاد ہے غرض اور تلاش ثبوت صحت کلام میں عقل کو بہت گنجایش ہے اور بعد ختم اس تلاش کے پھر عقل کو دخل دینا ہرگز مناسب نہیں - بیدین آدمی ان باتوں کا لحاظ نہیں کرتے وے اکثر جگہہ ایسی باتوں کو دیکھ کر جو ہماری عقل سے بعید ہیں یا اُن پر مطلع ہونا ہمارے لئے محال ہے عقل کی گرمی میں سودائی ہو کر اُن کا انکار کرتے ہیں اور ماننیوالوں کو بیوقوف کہتے ہیں پر ایسے شخصوں کو اس عقلی تکبر کا دور کرنا واجب ہے جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے کہ - میں داناؤں کی دانائی کو نابود اور عقلمندوں کی عقل کو نیست کرونگا کہاں دانا کہاں فقیہہ کہاں اِس جہان کا بحث کرنیوالا کیا خدا نے اس دنیا کی حکمت کو حماقت نہیں کیا

اُن مسایل کی حقیقت پہچاننے کے لئے حکیموں نے بہت قصد کیا لیکن کبھی کامیاب نہ ہوئے آدمیوں نے اپنی عقل پر بھروسا رکھکے خدا کے اُن باریک رازوں کی ماہیت معلوم کرنی چاہی لیکن کبھی اُس کی ماہیت کو معلوم نہ کر سکے۔ تب خداوند مسیح نے کہا کہ اے باپ آسمان اور زمین کے مالک میں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تو نے اِن باتوں کو عالموں اور داناؤں سے چھپایا اور لڑکوں پر کھولا ہاں باپ ایسا ہونے میں تیری رضامندی تھی۔ پولوس بھی اِس نفس کے اِنکار کرنے کا تذکرہ بارہا کرتا ہے اور عقلی تکبر کو نہایت قوی سمجھکر اُس کا قربان کرنا مصلحت بتلاتا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو دانا سمجھتا ہو تو نادان بنے۔ یعنے اِس مقدمہ میں انسانی دانائی کام میں نہیں آتی ہر ایک انسان محتاج روح کے سکھلانے کا ہے تاکہ اُس سے دانا ہووے۔ اور کہتا ہے کہ ہم تصوروں کو اور ہر ایک بلندی کو جو خدا شناسی کی مخالفت میں اپ کو بالا کرتی ہیں گرا دیتے ہیں اور ہر ایک خیال کو اسیر کرکے مسیح کا فرمانبردار کرتے ہیں۔ خدا کے کلام میں بہتیری باتیں ایسی ہیں جن کا سمجھنا اِس دنیا میں محال ہے مثلاً یہہ کہ شیطان نے کس طرح آدم کو بہکایا اور گناہ نے دنیا میں کس طرح دخل پایا اور خدا نے گناہ کو دنیا میں کیوں دخل دیا اور ساری قوموں کو بُت پرستی اور دوسرے جھوٹے مذاہب کی پیروی کرنے سے کیوں نہ روکا اور گنہگاروں کے سزا دینے میں توقف کیوں کرتا ہے۔ اور یسوع مسیح کی الوہیت اور انسانیت کا مسئلہ اور اُس کے گنہگاروں کے کفارہ میں جان دینے کا مسئلہ اور قیامت اور عدالت کے مسایل اور فرشتوں کے گنہگار ہو جانے کا مسئلہ اور لوگوں کے دلوں میں روح قدس کے اثر کرنے کا مسئلہ یہ سب انسانی تصورات سے بعید ہیں کوئی عقل کے رو سے حل نہیں کر سکا اور نہ کر سکیگا پر ایماندار لوگ اِن مسایل کو جو خدا کے کلام میں موجود ہیں اور جہاں صاف صاف بیان ہوئے ہیں مانکر اُنسے تسلی اور تشفی حاصل کرتے ہیں اور پاکیزگی میں اِس درجہ کو پہنچتے ہیں اور روح کو ایسی بہبودی میں سبقت دیتے ہیں کہ صحیح ہونا اِن مسایل کا اُن کے ایمان کے رو سے یقین ہوتا ہے اور انکار کرنیوالے ہرگز اُس آرام اور لذت کو حاصل نہیں کر سکے

رباعی

آدمی کی عقل کا کیا اعتبار + جو کہ سب باتوں میں ہے بے اختیار + جب تلک لطف خداوندی نہ ہو + عقل انسانی سے کب نکلے ہے کار +

منقولات

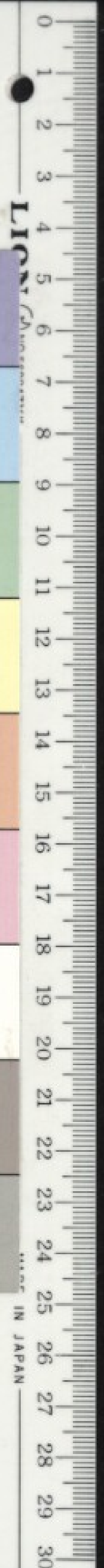
خودغرضی

اور

قومی ہمدردی

پہلا لفظ تو بہت پرانا ہے مدت سے ہم سنتے چلے آئے ہیں مگر یہہ پچھلا لفظ شاید چند روز سے پیدا ہوا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یکم شوال ۱۳۰۰ نبوی کے بعد اسکی پیدائش ہوئی ہے مگر ضرور ہے کہ پچھلے زمانہ میں بھی اِس کی جگہہ کوئی اور لفظ بولا جاتا ہوگا۔ پچھلے زمانہ پر جب ہم نگاہ کرتے ہیں تو قومی ہمدردی کے بہت سی نشانیاں پاتے ہیں جدھر جاؤ اُدھر ہزاروں کھنڈرات مسجدوں اور پلوں اور کنوؤں اور مہمان سراؤں کے پاؤگے ہزاروں لاکھوں روپیہ لگا لوگوں نے قوم کے آرام کے لئے مہمان سرائیں بنوائی تھیں مسجدیں بنوائی تھیں کنوئیں کھدوائے تھے پل بنوائے تھے جن کے نشانات اب بھی پائے جاتے ہیں سنہری مسجدیں بنوائیں جن کے بڑے بڑے برج سونے کے کام سے مستغرق تھے نری سنگ مرمر کی مسجدیں بنوائیں جو موتی مسجدوں کے نام سے مشہور ہوئیں چینی کی کامدار سراؤں کے دروازے مسجدوں کے گنبد طیار کرائے جو آج تک اُسی آب و تاب سے موجود ہیں اِس سے بھی زیادہ کیسی بڑی بڑی عالیشان خانقاہیں تعمیر کیں اُن کے بنانے میں لاکھوں روپیہ خرچ کئے دیہات معافی کے جاگیریں دئے جنکی لاکھوں روپیہ کی آمدنی قومی ہمدردی میں صرف ہوتی تھیں ہاں مدرسہ وغیرہ بنانے کا اسقدر خیال نہ تھا مگر پھر بھی مدرسے جاری کئے تھے جب تاریخ کی کتابوں کی بہت تلاش کرو تو معلوم ہوگا کہ فیروز شاہ کے وقت میں کوئی مدرسہ تھا اور کچھ زیادہ نشان نہیں ملتا دلی کے پرانے کھنڈرات میں تلاش کرو اکبر کے عہد میں ماہم انکہ کی بنائی ہوئی مسجد اور اُسکے گرد کوٹھریاں پائی جاتی ہیں جس کو لوگ ماہم انکہ کا مدرسہ مشہور کرتے ہیں غالباً اُس میں چند اندھے قرآن حفظ کرتے ہوں گے نہایت مشہور اور پر رونق شاہ جہان کے عہد میں بھی چند لداؤ کی کوٹھریاں شاید پچیس تیس ہوں جامع مسجد کے نیچے بنی ہوئی تھیں جو دارالبقا کے نام سے مشہور تھیں اور لوگ کہتے ہیں کہ یہہ شاہ جہانی مدرسہ تھا اور غالباً جسقدر ختم ادعیہ مثل ختم خواجگان و ختم بخاری اور ختم دلایل الخیرات واسطے سلامتی شاہ جہان کے ہوتے تھے وہ سب اسی میں ہوتے تھے۔ اِس سے زیادہ مدرسوں کے بنانے کی ضرورت نہ تھی کیونکہ بہت سے طالب علم متفرق مسجدوں میں رہتے تھے تبل بتی اُن کو مطالعہ کے لئے ملتی تھی نذر نیاز مردوں کی فاتحہ سوئم چہلم کے بیماروں کے صدقوں کی بہت روٹیاں مسجدوں کے طالب علموں کو مل جاتی تھیں اسکا نمونہ ہمارے زمانہ تک بھی موجود تھا فتح پوری اور پنجابی کٹھرہ اور کشمیری کٹرہ کی مسجدوں اور شاہ عبدالعزیز صاحب کے مدرسہ اور حضرت شاہ غلام علی صاحب کی خانقاہ میں سے بہت سے طالب علم مردوں کی روٹیاں کھانے اور فاتحہ درود پڑھنے کو ملتے تھے اب بھی قومی ہمدردی میں کچھ کسر نہیں ہے دیکھو اِس گئے گذرے زمانہ میں بھی مسلمانوں نے کیسی ہمت کی ہے کسقدر روپیہ خرچ کرکے جامع مسجد دہلی کی





مرمت کی ہو دلی کی پرانی عیدگاہ کا چبوترہ بڑھایا جاتا ہو اُسکا فرش درست کیا جاتا ہو تاکہ قوم کو نماز پڑھنے میں زمین کی اُچان نیچان تکلیف نہ دے سہارنپور میں دیکھو کئی لاکھ روپیہ خرچ کرکر جامع مسجد نئی بنائی ہو اور پرانی جامع مسجد کو چھوڑ دیا ہو دیوبند میں دیکھو کیسی عالیشان مسجد بنائی جاتی ہو اِس زمانہ میں اگلے زمانوں سے بھی زیادہ مدرسے جاری ہوتے جاتے ہیں دیکھو پنجاب میں کتنے مدارس اسلامیہ جاری ہوئے دہلی میں اسلامی مدرسہ جاری ہوا لکھنؤ میں مدرسہ ایمانیہ قایم ہوا دیوبند کے مدرسہ کا تو کچھ پوچھنا ہی نہیں افتخار العلما و فخر الکملا امام اعظم عہد شیخ زمان صاحبین دوران مدرس و مہتمم ہیں پھر سہارنپور میں انبیٹھہ میں مدارس اسلامی موجود ہیں غرض کہ بہت سی جگہہ مدارس جاری ہیں پھر قومی ہمدردی کے لفظ کو نیا لفظ کہنا صحیح نہیں ہاں شاید یہہ ترکیب لفظی نئی ہو مگر ایسے مضمون کا پہلے بھی ضرور کوئی لفظ ہوگا جو ہماری یاد سے جاتا رہا ہو۔ جبکہ ہم یہہ باتیں سنتے اور خیال کرتے ہیں تو دل میں خیال پیدا ہوتا ہو کہ بے شک ہم لوگوں میں قومی ہمدردی قدیم سے چلی آئی ہو اور اب بھی بہت پائی جاتی ہو مگر جب زیادہ غور کرکے دیکھتے ہیں تو وہ سب دھوکا ہی دھوکا پایا جاتا ہو قطع نظر اِس بحث کے کہ یہہ کام قوم کو مفید ہیں اور قوم کو اُس کی ضرورت ہو یا اِس سے زیادہ اور چیزوں کی ضرورت ہو ذرا اُن لوگوں کے جنہوں نے یہہ کام کئے اور کر رہے ہیں دل سے پوچھو تو معلوم ہوگا کہ وہ یہہ تمام کام اُس خیال جوش میں کر رہے ہیں کہ ہم بڑے ثواب کے کام میں مصروف ہیں اور ثواب کی گٹھڑیاں باندھ رہے ہیں مرتے ہی یہہ سب کام ہمکو بہشت میں لیجاویں گے اور بہشت میں بڑے بڑے درجے پاویں گے تاج ہمارے سر پر ہوگا اور ایک موتی کا محل جنت میں ملیگا حوریں تصرف کو ہونگی جن کو ہمارے سوا کسی نے چھوا بھی نہ ہوگا پھر اُن کی تعداد چار پر بھی محدود نہ ہوگی بے انتہا جتنی چاہو غلمان بھی نہایت خوبصورت معلوم نہیں تصرف یا خدمت کو ملینگے باغ ہوگا میوہ ہوگا نہریں ہونگی شراب ہوگی پینگے اور چین کرینگے اور کہا کرینگے کہ حافظ نے کیسا غلط یہہ شعر کہا تھا۔ بدہ ساقی مے باقی کہ در جنت نہ خواہی یافتن کنار آب رکنا باد و گلگشت مصلی را۔ ہم بھی نہایت ادب اور صدق دل سے کہتے ہیں کہ یہہ سب کچھ ہوگا خدا ہمکو بھی نصیب کرے مگر یہہ تو فرمایئے کہ یہہ سب کام خود غرضی کے ہیں یا قومی ہمدردی کے کوئی کہے میں تو نمانوں کہ یہہ کام قومی ہمدردی کے ہیں یہہ تو بالکل ایسے ہی کام ہیں جیسا کہ ایک رند مشرب دنیا میں انہیں عیشوں کے حاصل کرنے کو کرتا ہو اُس میں اور اُن میں اتنا فرق ہو کہ انہوں نے نقد کو نسیہ پر چھوڑا ہو اور دوسرے جہان میں ان عیشوں کے حاصل کرنے کی لالچ سے یہہ کام کئے ہیں غور کرنے کی بات ہو کہ باغبانوں نے اپنے چین کے لئے مزدوری دیکر باغ لگوانا مزدوروں کو مزدوری دیکر اپنے آرام کیلئے محل چنوانا کلال کو دام دیکر اپنے عیاشی کے لئے شراب کھچوانا اور علاوہ اِس کے روپیہ خرچ کرکر سامان عیش اور لذایذ نفسانی کا جمع کرنا کیا قومی ہمدردی گنی جاویگی نعوذ باللہ ہرگز نہیں یہہ تو عین خودغرضی ہو پھر وہ باتیں جو ثواب کے لالچ سے کی جاتی ہیں کیوں قومی ہمدردی گنی جاوینگی اور اگر ہمسے پوچھو ثواب بھی نہیں گدھے کھایا کسے جس کا باپ نہیں +

اسلام کا صحیح مسئلہ یہی ہو کہ اُسی کام کے کرنے میں ثواب ہو جسکی ضرورت ہو دیکھو کوئی اجر ہجرت سے زیادہ نہ تھا جس کی اُسوقت بڑی ضرورت تھی فتح مکہ کے بعد کچھ بھی نہ تھا جیش اسلامیہ کی تجہیز کے لئے جو چار ٹکے کا اسباب ابوبکر صدیق نے حاضر کیا کیا ضرورت تھی مگر اب اُسکی برابری کو واسکے برابر سونا بھی نہیں کرسکتا یہہ سچا اصول مذہب اسلام کا ہو مگر کوئی بھی اِسکی پروا نہیں کرتا + قوم کی حالت اور اسلام کی حرمت کیسی ہی خراب ہوئی جاوے اُس کے اسباب پر غور کرنے اور اُس کے رفع کرنے کا کسیکو خیال نہیں ہو اپنے خیالات کے موافق جو لپٹے ثواب اور دوسرے جہان میں اپنے چین کرنے کے کام سمجھتے ہیں وہ کرتے ہیں پھر کس طرح خیال ہو سکتا ہو کہ وہ قومی ہمدردی کے کام ہیں بلکہ ٹھیٹ خودغرضی ہو اور اُمید ہو کہ وہ بھی حاصل نہ ہوگی + راقم سید

از تہذیب الاخلاق

مراسلات

معروض بہ عجز

مجھے ڈر ہو کہ میری معروض کو اکثر صاحب ناظرین یہہ کہکر طاق میں رکھدینگے۔ اجی کوئی نئی بات ہو بھلا یہہ کسی نادان لڑکے کو سمجھاؤ۔ یہہ کونسا نیا سبق ہو جو ہمکو سکھلاتے ہو۔ بیشک یہہ بات نئی بالکل نہیں لیکن درخواست اِس عاجز کی یہہ ہو کہ اِس معروض کو اُس توجہ اور غور سے اگر سنوگے گویا یہہ بالکل نئی بات ہو تو خالی از فایدہ نہ ہوگی۔ اور وہ یہہ ہو +

ہر ایک گناہ کیلئے سزا موجود ہو

لفظ سزا سے صرف وہ ہی سزا مراد نہیں ہو جو حاکم دیتا ہو یا عقبیٰ میں ملیگی بلکہ اِس خاکسار کا مطلب ایک تیسری سزا سے ہو بھلا وہ کیا ہو۔ وہ یہہ ہو کہ گناہ کی سزا گناہ میں ہی ہو مفصل سنئے بعضے یوں خیال کرتے ہیں کہ بہت سا مال جمع کرتے جانا اور زمین میں گاڑتے جانا کچھ گناہ نہیں ہو لیکن جو کوئی باوجود ہونے قدرت اور اختیار کے کچھ بھلائی نہیں کرتا۔ دوسرے کی تکلیف کو رفع نہیں کرتا۔ بدی کو دور نہیں کرتا۔ گناہ کا انسداد نہیں کرتا۔ تو ہر ایک دم اپنی زندگانی کا ناشکر گذاری اُس خدا عزوجل میں گذرانتا ہو کہ جس نے اُسکو طاقت یا اختیار یا مال اِس مطلب کے لئے بخشا ہو۔ بھلا کیا یہہ سزا نہیں ہو کہ ایسے کنجوس مالدار کو آرام کی نیند کہاں جو لا پرواہ خوب سے کوحاصل ہو

بہ اسلطانیا کو اور دیج دل آشوبی + خوشنا دروپیا کو اور عیش تن آسانی کیا یہہ سزا نہیں کہ بھلائی کرنے سے محروم رہنا - بیوہ اور یتیم اور بیکس کی دعا سے بے بہرہ ہونا - اور زندگی بھر کنجوس شمار ہونا - اور بعد موت کے یہہ حال کہ جو کوئی سنیگا یہہ کہیگا - اچھی خوب ہوا بے نصیب کنجوس تھا +

کیسی سخت اور بھاری سزا حاسد کو ہر وقت ملتی رہتی ہو یعنے دوسرے کی خوشحالی اُسکی جان کو وبال ہو جہاں جانا ہو کسی نہ کسی کو مالدار اور سرسبز ضرور پاتا ہو اور اندر ہی اندر ایسا کڑھتا ہو کہ روٹی تک خوشی سے نہیں کھاتا جسے کہ اُس کو کوئی نہیں بھاتا کیا ایسی زندگی وبال نہیں - اور یہہ وبال ایک سخت سزا نہیں ہو - علی ہذا القیاس چور اور زناکار اور جھوٹے کی حالت کو سوچو کہ کس لرزہ اور خوف سے اپنے اپنے گناہ میں مشغول ہوتے ہیں - کہ ہاے کوئی دیکھ نہ لے - ہائے کہیں بیچ ظاہر ہوکر میں جھوٹھا ثابت نہ ہو جاؤں - اور بہت سے گناہ ہیں کہ جنکی بہت سی سزائیں اُن کے ساتھ لگی ہوئی ہیں - اور گو گناہ سے خوف کرنا نہایت عمدہ بات ہو لیکن یہہ خوف بھی دو قسم کا ہو ایک خوف سزائے دنیاوی - دوسرا خوف سزائے عقبیٰ - لیکن اے مہربانان گو میں آگے عرض کر چکا ہوں کہ خوف گناہ خواہ کسی وجہ سے ہو نہایت اچھا ہو لیکن اگر صرف سزائے یا بےعزتی دنیاوی سے خوف کرکے گناہ سے پرہیز کیا تو کیا کیا - الاحیف صد حیف کہ اگر شمار کرنے لگو تو شاید ایسے آدمیوں کی تعداد جو خوف سزائے دنیاوی گناہ سے بچتے ہیں بہت ہو گئی بہ نسبت اُن کے جو خوف سزائے عقبیٰ سے خوف کھاکر گناہ سے بھاگتے ہیں اور یہی دو قسم کے انسان دو او خصلتیں بھی رکھتے ہیں یعنے جو صرف دنیاوی سزا کے ڈر سے گناہ سے مجتنب ہیں وے نیکی بھی اگر کچھ کرتے ہوں گے تو اسی اُمید پر کہ دنیا میں نام اور عزت ہو - اور دوسرا قسم یعنے جو خوف خدا سے گناہ سے دور ہوتے ہیں اگر اُن سے کچھ نیک کام ہوتا ہو تو وے اس دنیا میں نہیں بلکہ عقبیٰ میں عزت کی اُمید رکھتے ہیں - لیکن دونو قسموں کے سوائے ایک تیسری قسم اور ہو اور وہ یہہ ہو کہ جو لوگ اپنے دل پر گناہ کی نسبت دو باتیں مندرجہ ذیل ہمیشہ لکھہ رکھتے ہیں +

اوّل خداوند تعالیٰ کی نظر میں گناہ ایسی بُری چیز ہو کہ اگر ایک دفعہ گناہ کرکے پھر ساری عمر نیکی کرے (جو ممکن نہیں ہو) تو بھی اُس گناہ کا عوض نہیں دیا جاسکتا +

دوم مسیح نے ہمکو ایسا پیار کیا کہ ہمکو گناہ کی سزا سے بچانیکے لئے اپنی پاک جان دیدی +

پس کیسے افسوس کی بات ہو کہ جس گناہ کا بدلا مسیح کی جان ہو تو کیا ہم پر حیف نہیں ہو کہ ایسی چیز کی طرف ہم راغب ہوں اور ایسے پیارے بچانیوالے کو بھول جاویں - اے صاحب اخبار خواں آپ کس قسم میں داخل ہیں - جواب اسکا اپنے دل میں اپنے پروردگار کو دو - راقم - م - د

استفتاء

یہہ استفتاء ہمارے پاس منشی قاسم علی عفا عاجز نے مقام الہ آباد سے برائے اندراج اخبار بھیجا ہو سو بجنسہ درج اخبار کیا جاتا ہو +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ جب کسی مشرک کو مذہب اسلام کی دعوت کیجاتی ہو اور وہ پوچھتا ہو کہ مذہب اسلام کے قبول کرنے سے مجھے کیا فایدہ ہوگا تو اُس سے یہہ وعدہ کیا جاتا ہو کہ تو جنت میں داخل ہوگا اور اس وعدہ کو سنکے وہ مسلمان ہونیکی خواہش کرتا ہو لیکن دوسرے مشرک اُسے اسطرح سے بہکاتے ہیں کہ مذہب اسلام میں تہتر فرقے ہیں اور ناجی اُن میں سے ایکہی ہو اور بہتر فی النار ہیں اور فرقہ ناجیہ کا بتحقیق معلوم ہونا نہایت دشوار ہو اور جس فرقہ میں تو جائیگا بہتر فرقے اُس کے فی النار ہونیکی گواہی دینگے یہہ بات سُنکے وہ شخص متحیر ہوکے مسلمان ہونے سے باز رہتا ہو اور اشاعت و ترقی اسلام میں نقصان ہوتا ہو اور ایسا اتفاق اکثر ہوا ہو کہ جب بعض بت پرستوں کو اسلام کی دعوت کی گئی اور وہ مذہب اسلام کی طرف متوجہ ہوئے تو مخالفوں نے اُن کو مضامین مذکورہ سنا کے روک دیا یہاں تک کہ وہ مغالطہ میں آگے دوسری طرف متوجہ ہوگئے بلکہ اکثر عوام کو خواہ شیعہ ہوں اور خواہ سُنی ہوں جب عیسائی یہہ مغالطہ دیتے ہیں تو وہ بھی متحیر ہوکے اسلام سے منحرف ہوتے اور مذہب عیسائی کی طرف متوجہ ہوجاتے ہیں اور اسطرح سے مذہب اسلام میں یوماً فیوماً تنزل ہوتا ہو ترقی کا تو کیا ذکر ہو اُسکا قیام دشوار معلوم ہوتا ہو پس اسوقت میں مشرکین و عوام اسلام کو کتنے مسایل بتاکے یہہ وعدہ کیا جائے کہ اگر تم اِن پر قایم رہوگے تو ہر فرقہ اسلامیہ کے نزدیک ضرور نجات پاؤگے کیونکہ جب تک ایسا وعدہ نہ کیا جائیگا تب تک نہ مشرکین اسلام کو قبول کرینگے اور نہ عوام اپنے مذہب پر قایم رہینگے اور اسلام کی ترقی کی رہیگی بلکہ یوماً فیوماً کمی ہوگی بینوا فتوجروا الراقم سید عبد الشکور الہ آبادی

اخبارات مُلکی وولایتی

لارڈ ولٹن صاحب گورنر جنرل شملہ سے پرے موضع مشوبرا اور مسو کے درمیان چلے جاتے تھے انکا گھوڑا مزدوروں کو دیکھکر چمکا صاحب موصوف اُسپر سے گر پڑے اور رسے ہوئے .. افٹ نیچے جاکر درخت پر لگے اگرچہ صاحب ممدوح عموداً نہیں گرے مگر تب بھی سخت چوٹ لگی - پائنیر بیان کرتا ہو کہ اگر عموداً گرتے تو نہایت اندیشہ کا مقام تھا +



غزنی امیر صاحب نے ملاں مشوق عالم رئیس غزنی کو اس غرض سے بلا بھیجا تھا کہ ملاں موصوف اپنے مصاحبوں اور عوام الناس غزنی کو فہمایش کردیں کہ سلطنت کے حالات موجودہ کے لحاظ سے تمام مسلمانوں کو واجب ہے کہ افغانستان کی حکومت اسلامیہ کی مدد کریں اور خوشی سے محصول جدید ادا کریں اور مذہب اسلام کو طاقت دینے کے واسطے نئی فوج تیار کرکے بھیجیں۔ ملاں موصوف نے غلطی سے معمولی جہاد کے واسطے وعظ کرنا شروع کردیا۔ اسپر امیر صاحب بہت ناراض ہو رہے اور فوراً اپنے وزیر اعظم سردار سید نور محمد شاہ کی معرفت ملا صاحب کو کہلا بھیجا کہ آپ کے نامناسب اور بے موقع وعظ کے سبب جو کچھ نقصان ہوا ہو اُسکا آپ ہی تدارک کریں ملا صاحب نے اپنی غلطی کا اعتراف اور اُسکے تدارک کا وعدہ کیا۔ مگر ملاں موصوف نے امیر صاحب کے وزیر اعظم کو فہمایش کی کہ محصول جدید کا وصول کرنا امیر صاحب کے واسطے بہت مضر ہے کیونکہ کوئی شخص اُسکو پسند نہیں کرتا اور ضرورت کیوقت ضلع غزنی سے تیس ہزار آدمیوں کی مستعد اور مسلح فوج دینے کا وعدہ کیا مگر امیر صاحب نے اس مشورہ کو ناپسند کیا اور ناراض ہو کر ملا موصوف کو غزنی کو واپس بھیجدیا +

سوات کے بہت سے معزز آدمیوں نے اخوند صاحب سوات کی خدمت میں جاکر عرض کی کہ کوہاٹ کے آفریدیوں نے انگریزوں کے مقابلہ میں ہمسے مدد مانگی ہے۔ اس باب میں آپ کی رائے کیا ہے آیا بموجب احکام قرآن مجید کے ہمیں لڑائی کو کفار کے ساتھ جہاد قرار دیا جاسکتا ہے۔ اخوند سوات نے جواب دیا کہ انگریزوں کے ساتھ اگر تم خود ہی خوش ہو لو۔ ہمارے نزدیک تاوقتیکہ جانبین کے سر پر بادشاہ نہوں جہاد جایز نہیں ہو سکتا +

بخارا امیر بخارا کے پاس زار روس کی طرف سے اسمضمون کا حکم آیا ہے کہ وسط ایشیا میں جو روسی فوج جنگی کاموں میں مصروف ہے اُسکے واسطے رسد کا انتظام کرنا چاہئے امیر موصوف بڑی سرگرمی کے ساتھ اس حکم کے تعمیل میں مصروف ہیں +

دورہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند ۱۵ اکتوبر کو شملہ سے روانہ ہو کر ۱۷-۱۰-۱۸ کو انبالہ کے گھوڑ دوڑ میں شریک ہوں گے اور انبالہ سے لاہور کو تشریف لائینگے یہاں ایک خاص دربار منعقد ہوگا۔ لاہور سے روانہ ہو کر جموں اور کشمیر کو ہوتے ہوئے کوہ مری پر آجاوینگے۔ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب لاہور میں جناب موصوف کے منتظر رہینگے اور پھر کوہ مری پر ملاقات فرمائینگے اور یہاں سے تمام سرحدی دورہ میں سندھ تک اُن کے ہمرکاب رہینگے۔ پروگرام میں غالباً کچھہ تغیر و تبدل نہوگا اور اگر ہوا بھی تو صرف اسقدر کہ شاید کشمیر میں براہ ڈلہوزی چنبہ داخل ہوں +

کپتان ملاٹی صاحب واسطے لینے سفیر یارقند کے کشمیر تشریف لیگئے ہیں لیکن ابھی تک سفیر مذکور کے کشمیر میں داخل ہونیکی خبر نہیں آئی ہی +

درہ یہہ خبر مشہور ہو رہی ہے کہ درہ کے آفریدی لوگوں کے پاس جنکا سرکار نے محاصرہ کیا ہے۔ انفیلڈ ہوٹ ورتھ وغیرہ اقسام کے رائفل ہیں اور وہ لوگ انکا استعمال بھی جانتے ہیں +

لارڈ بشپ ملمن صاحب متوفی نے جنہوں نے اپنی تمام تنخواہ ملازمت ہندوستان میں واسطے بہبودی ہندوستان کے صرف کردی نہایت قلیل جایداد انگلستان میں چھوڑی یعنے صرف تین ہزار پونڈ کی مالیت یہہ جایداد متروکہ بذریعہ وصیت اپنی ہمشیرہ کو جنکی شادی نہیں ہوئی اور وہ صاحب ممدوح کے ہمراہ ہندوستان میں رہی تھیں۔ صاحب ممدوح نے دیدی تھی +

وسط ایشیا بلخ میں بادہائے سموم کی شدت سے اور موسم نہایت سخت اور مُوذی ہے +

کہتے ہیں کہ اور گنج میں غلہ کی بہت قلت ہے جس سے محتاجوں پر سخت مصیبت برپا ہو رہی ہے لوکل گورنمنٹ نے شاہ روس سے امداد کی درخواست کی تھی شہنشاہ موصوف نے جواب دیا کہ بیج کے طور پر چندے کرنے چاہئیں اور سرکاری خزانہ سے بھی حسب ضرورت وقت مفت مدد کرنی چاہئے غرض کہ حتی الامکان کوئی انسان بھوکھوں نہ مرنے پاوے +

مقام رُستک واقع ترکستان میں کثرت ژالہ باری کے سبب بہت آدمی اور مال و اسباب ضایع ہو گیا کہتے کہ اتنے بڑے بڑے اولے بہت کم پڑتے ہیں +

سرحدی چند روز کیواسطے گذر کوہاٹ کے آفریدیوں نے کوتل کی کمین گاہوں اور گذر مذکور کے سرے پر کے مناروں کو چھوڑ دیا تھا اور اپنے کسی بزرگ قوم کے جنازہ کو دفنانے کے واسطے کسی قدر فاصلہ پر اندر کیطرف چلے گئے تھے صاحب ڈپٹی کمشنر کوہاٹ کو جو یہہ حال معلوم ہوا تو اُنہوں نے درہ کوہاٹ کے قبیلہ بنگش کے لوگوں کو حکم دیا کہ تم لوگ سرکار انگریزی کیطرف سے آفریدیوں کے مقامات پر قبضہ کر لو یہہ سُنتے ہی تمام آفریدی فوراً واپس آگئے اور اُنسے کہلا بھیجا کہ اگر تم اپنی بہتری چاہتے ہو تو اسیوقت ہمارے مقامات خالی کردو چنانچہ وہ لوگ فوراً وہاں سے علیحدہ ہو گئے بلکہ جلدی میں اپنا بھی بہت سا اسباب چھوڑ بھاگ گئے آفریدیوں کو اچھی طرح یقین ہے کہ ابتدائے موسم سرما میں گورنمنٹ انگریزی ضرور اُن پر حملہ کریگی اور اسیواسطے وہ لوگ بڑی کوشش کے ساتھ سب قسم کے ذخیرے اور ہتھیار جمع کر رہے ہیں۔ مگر شرائط پیش کردہ گورنمنٹ کو قبول کرنے کیطرف ذرہ بھی مایل نہیں معلوم ہوتے کچھ شک نہیں کہ اخوند سوات نے اُنہیں یقین دلایا ہے کہ اگر فوج انگریزی اُنکے پہاڑوں میں داخل ہوئی تو وہ ضرور اُن کی مدد کرینگے۔ اخوند

موصوف نے یہہ بھی حکم دیا ہو کہ علاقہ سوات میں جسقدر انگریزی رعایا یا ملازم یا جاسوس ہوں سب کو اپنے علاقہ سے باہر نکالدینا چاہئے اور جسقدر قبایل اُن کے ماتحت ہیں اُن سب کو اجازت دیدی ہو کہ جس وقت انگریزی فوج آفریدیوں پر حملآور ہو فوراً آفریدیوں کی مدد کیواسطے جانا چاہئے +

لنڈن سرویا کے غیر سرکاری مراسلات سے معلوم ہوا کہ ترکوں نے افواج سرویا مقیم نشک پر حملہ کیا تھا مگر پسپا کئے گئے +

۱۱ وین سے عساکر ترک افواج سرویا کی اُس لائن پر جو مابین الیگزنتر اور بانجہ کے پڑی ہوئی تھی برابر حملے کر رہے تھے آخر کل سرویا والے بھاگ نکلے۔ مقام الیگزنتر پر ایک ایسا بھاری جنگ ہونیوالا ہی جو بالکل فیصلہ کر دیگا کہ کون ہارا اور کون جیتا +

افواہ ہو کہ عنقریب دول معظم یوروپ متخاصمین کے بیچمیں آجاینگی +

سرویا کے سرکاری مراسلات سے معلوم ہوا کہ ترکوں نے الیگزنتر کے پاس سرویا والوں پر حملہ کیا مگر اُن کو واپس ہونا پڑا۔ عساکر مقیم گرگوسواز جیلیں چلے آئے ہیں اور سرویا والوں نے نیسا پر قبضہ کر لیا ہو۔ روس سے بڑے بڑے گروہ خوش خوان فوج کی افواج سرویا میں شریک ہو رہے ہیں جن میں افسران و سپاہیان افواج روس بھی داخل ہیں اور روس نے اس امر کی اجازت دیدی ہو۔ بلگیریا میں ترکونکے تشددکے اور حالات مشتہر ہو رہے ہیں +

سرویا والوں نے گرگوسواز پر قبضہ کر لیا ہو نہ نیسا پر +

قندہار آج کل قندہار میں وبائے ہیضہ شدت سے ہو روزمرہ دو سو آدمی ہر ہفتہ میں مرتے ہیں +

مدراس کے اضلاع مندرجہ ذیل میں اُس ہفتہ کو جو ۳۔ اگست کو ختم ہوا ہیضہ سے حسب ذیل واردات وقوعمیں آئیں +

کشنا۔ ایک ہزار آدمی ہیضہ سے بیمار ہوئے جنمیں سے ۳۱۳ فوت ہوئے +

کرنول۔ ۱۳۵ آدمی مبتلا ہوئے جن میں سے ۹۰ مرے۔

تنجاور۔ ۳۴۴ آدمی بیمار ہوئے جن میں سے ۲۰۴ جان بحق ہوئے +

مدہرا۔ ۷۰۰ آدمی گرفتار ہوئے تھے از انجملہ ۳۰۰ مر گئے +

ملیبار ہیضہ سے ۱۳ آدمی فوت ہوئے +

حکم جدید گورنمنٹ انڈیا نے تمام ہندوستان میں یہہ حکم جاری فرمایا ہو کہ دیوانی عدالت کا کوئی حاکم اپنے کسی قرابتدار کو اپنی عدالت میں کسی عہدے پر نوکر نہ رکھے۔ یہہ حکم اس سبب سے جاری ہوا ہو کہ رنگون کے ایک حاکم نے اپنی عدالت میں اپنے چند قرابتداروں کو معتبر عہدوں پر مقرر کیا تھا

لودیانہ

اِس ہفتہ میں بارش بالکل نہیں ہوئی اور نہ کہیں گرد نواح سے بارش ہونیکی خبر آئی ہو اس سبب سے تمام زراعت پژمردہ ہو گئی اور ہوتی جاتی ہو +

یکم ستمبر سے عدالت دیوانی حسب معمول بند ہو جاویگی جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ایکماہ کی رخصت لیکر ۹ ستمبر کو پہاڑ پر تشریف لیجاوینگے اور بجائے صاحب موصوف کے مسٹر اگلیوی صاحب اسسٹنٹ کمشنر قایممقام ڈپٹی کمشنر مقرر ہو نگے +

ایکماہ کی تعطیل یکم ستمبر سے مشن اسکول میں بباعث خرابی موسم کے ہو جاویگی +

اِس ہفتہ میں کچھ شکایت عارضی بخار کی سُنی جاتی ہو مگر مہلک نہیں ہو کئی روز سے دو فقیر جو ننگے سر اور ننگے پیر صرف ایک تہہ بند رکھتے ہیں انکو مکار کہیں یا پاگل یہاں آئے ہوئے ہیں اور لوگوں کے سامنے یہہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم پر روح القدس نازل ہوئی ہو اور ایک کہتا ہو کہ میں عیسیٰ ہوں ہم نے انکا خوب امتحان کر لیا بالکل جھوٹے ہیں چنانچہ پرسوں ایک بدکار عورت کے گھر سے پولیس نے گرفتار بھی کئے تھے مگر چھوڑ دیئے لوگوں کو چاہئے کہ انکی نہ سنیں +

کیفیت حفظان صحت پنجاب

اِس ہفتہ میں چند اضلاع کے کاغذات وقت پر نہیں آئے اِس لئے رپوٹ نامکمل ہو مگر جن اضلاع سے مکمل رپوٹ آگئی ہو اُن کی میزان کرنے سے معلوم ہوا کہ ہفتہ حال میں کُل اموات (۵۳۶۷) درج رجسٹر ہوئیں۔ ہفتہ گذشتہ میں (۵۵۷۴) واقع ہوئی تھیں۔ (۲۶۲) اموات مرض ہیضہ سے درج رجسٹر ہوئیں۔ ہفتہ گذشتہ میں (۹۳) واقع ہوئی تھیں ہر ضلع کی اموات ہیضہ کی تفصیل یہہ ہو۔ بنوں ۱۴۳ ۔ شاہ پور ۱۱۳ لاہور ۔ جہلم ۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان ۔ گجرات ۔ ضلع بنوں میں اموات ہیضہ (۱۴) نئے مبتلا شدہ و (۸) پیشتر سے مبتلا شدہ جگہوں میں درج رجسٹر ہوئیں یہہ مرض پیشتر کے مبتلا شدہ مواضعات سوا لازموسی خیل تل و چاندرو میں بہت مہلک تھا کُل اموات ان میں (۱۴۱) ہوئیں یعنے کُل کا ۳/۴ حصہ۔ اول الذکر موضع میں جسکی مردم شماری صرف (۲۴۴۰) ہی (۷۹) اموات درج رجسٹر ہوئیں۔ نئی مبتلا شدہ جگہوں میں سے کسی میں بہت مہلک نہیں ہو مگر سوائے مواضعات وان بوچران و ممن وال کے جہاں دو نو جگہہ چھ چھ اموات درج رجسٹر ہوئیں۔ ضلع شاہ پور میں (۶) مواضعات نئے مبتلا ہوئے کُل اموات اِن میں (۱۱) تھیں (۴) اموات سے زیادہ ان میں سے کسی میں درج رجسٹر ہوئیں (۱۲) مواضعات میں سے جو پیشتر سے مبتلا ہیں موضع ماندبال میں (۲۹) اموات کاٹھ سنگروال میں (۱۷)۔ نور پور منڈوال میں (۱۴) (۱۶) اموات وُبداران میں (۸) و کاٹھوزارین میں (۵) اموات درج رجسٹر ہوئیں باقی جگہوں میں سے کسی میں (۴) اموات سے زیادہ درج رجسٹر نہیں ہوئیں ضلع لاہور میں اموات ہیضہ (۹) جگہوں میں واقع ہوئیں۔

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا

